ازعدالت عظمیٰ

7مارچ1957

سوہن لال

بنام

بھارتیہ یونین

(بھگوتی، جگندھاداس، جعفرامام، گووندامینن اور جے۔ایل کپور۔جسٹس صاحبان۔)

تاکیدی رٹ ۔حق اور قانون کے متنازعہ سوالات-عنوان کے حوالے سے تنازعہ-آیا مناسب رٹ کے ذریعے تدارک کیا جائے-جب رٹ نجی فرد کو جاری کر سکتے ہے-ریاست غیر قانونی طور پر کسی شخص کو مکان سے بے دخل کر رہی ہے-دوسرا شخص جو بے دخلی کے علم کو جانے بغیر مخلصانہ طور پر غیر قانونی سے قبضہ کر رہا ہے-کیا اس طرح کے شخص کے خلاف رٹ جاری کر سکتے ہے-آئین بھارت، آرٹیکل 226۔

جے، ایک بے گھر شخص، کو بادی النظر میں مکان کی الاٹمنٹ کا حقدار پایا گیا اور رہائش افسر نے 10 مئی 1952 کو اپنے خاندان کو اس مکان میں منتقل کر دیا، لیکن اسے الاٹمنٹ کا کوئی خط جاری نہیں کیا گیا۔بعد میں، جب کچھ حقائق سامنے آئے جن کی رائے میں بھارتیہ یونین نے جے کو الاٹمنٹ سے محروم کر دیا تھا، تو انہیں بتایا گیا کہ انہیں مکان تفویض نہیں کیا جا سکتا تھا، جے کو 27 ستمبر 1952 کو مکان سے بے دخل کر دیا گیا، 15 دن کا نوٹس دیے بغیر جیسا کہ پبلک پریمیسیس ایوکشن ایکٹ (XXVII سال 1950) کی دفعہ 3 کے تحت ضروری ہے۔اس کے بعد یہ مکان ایس کو تفویض کر دیا گیا اور اسکو 3 اکتوبر 1952 کو قبضہ دے دیا گیا۔جے نے عدالت عالیہ میں آئین کی آرٹیکل 226 کے تحت عرضی دائر کی۔عدالت عالیہ نے بھارت یونین اور ایس کو حکم دیا کہ وہ جے کو مکان کا قبضہ بحال کرے۔ایس نے اپیل کر دی۔

کہا گیا ہے کہ عدالت عالیہ نے روبکار رٹ جاری کرنے میں غلطی کی۔

فریقین کے درمیان حقائق کے سوالات پر ایک سنگین تنازعہ تھا اور یہ بھی کہ آیا جے نے متنازعہ جائیداد کا کوئی حق حاصل کیا تھا۔رٹ کے ذریعے کارروائی کسی ایسے معاملے میں مناسب نہیں تھی جہاں عدالت کا فیصلہ کسی فریق کے عنوان کا اظہار کرنے اور قبضے کی بحالی کا حکم دینے کے حکم کے مترادف ہو۔اس طرح کے معاملے میں مناسب علاج سول عدالت میں ٹائٹل سوٹ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے ذریعے ہوتا ہے۔تاکیدی رٹ کے ذریعے ریلیف حاصل کرنے کا متبادل علاج یا روبکار کی نوعیت کا حکم صرف اس صورت میں جاسکتا ہے جب حقائق تنازعہ میں نہ ہوں اور متنازعہ جائیداد کا عنوان واضح ہو۔

چونکہ جے کی بے دخلی پبلک پریمیسس ایوکشن ایکٹ کی دفعہ 3 کے تحت اسے نوٹس دینے میں ناکامی کی وجہ سے غیر قانونی تھی، اگر جائیداد اب بھی اس کے قبضے میں ہوتی تو یونین کو ایک روبکار رٹ جاری کی جاسکتی تھی۔لیکن ایسی کوئی رٹ ایس کو جاری نہیں کی جاسکتی کیونکہ عام طور پر یہ کسی نجی فرد کو جاری نہیں کی جاتی ہے۔اگر یہ ثابت ہو چکا ہوتا کہ یونین اور ایس کی ملی بھگت تھی، اور ان کے درمیان منتقلی محض بناوٹی تھی، جے کو اس کے حقوق سے محروم کرنے کے مقصد سے کی گئی تھی، تو کہا جا سکتا ہے کہ عدالت میں رٹ جاری کرنے کا دائرہ اختیار موجود ہے۔تاہم رٹ ایس کو جاری نہیں کر سکے جس نے بظاہر، مکان پر حقیقی قبضہ کر لیا تھا بغیر علم کے جے کو غیر قانونی طور پر وہاں سے بے دخل کر دیا گیا تھا۔

آر۔وی۔چیسٹر کارپوریشن (1855) 25 L Q,J, B،61 لاگو۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 132 سال 1954۔

سول رٹ درخواست نمبر 314 سال 1952 میں دہلی میں پنجاب عدالت عالیہ کے سرکٹ بنچ کے 30 اپریل 1953 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے رام لال آنند اور ایس این آنند۔

جواب دہندہ نمبر 1 کی طرف سے آر گنپتی آئیر اور آر۔ایچ۔دھبر،

جواب دہندہ نمبر 2 کی طرف سے اے این گروور اور کے ایل مہتا۔

7 مارچ 1957 کو عدالت کا فیصلہ امام جج کے ذریعے دیا گیا۔

مدعا علیہ جگن ناتھ نے آئین کی آرٹیکل 226 کے تحت پنجاب عدالت عالیہ میں عرضی دائر کی جس کی اجازت دی گئی۔

عدالت عالیہ نے مدعا علیہ بھارت یونین اور اپیل کنندہ سوہن لال کو حکم دیا کہ وہ دہلی کے مغربی پٹیل نگر میں واقع مکان نمبر 35 کا قبضہ فوری طور پر جگن ناتھ کو بحال کر دیں۔عدالت عالیہ کے اس حکم کے خلاف اپیل کنندہ نے اس عدالت میں اپیل کرنے کے لیے درخواست دی اور خصوصی اجازت حاصل کی۔

جگن ناتھ ایک بے گھر شخص اور پاکستان کا مہاجر ہیں۔حکومت بھارت نے مہاجرین کی بحالی کے لیے مختلف اسکیمیں وضع کی تھیں۔ان میں سے ایک حکومت بھارت کی طرف سے مغربی پٹیل نگر میں پناہ گزینوں کے لیے بنائے گئے کچھ مکانات کی فروخت کی اسکیم تھی۔اس اسکیم کے تحت ان بے گھر افراد کی درخواستوں پر غور کرنے کا ارادہ نہیں تھا جنہیں پہلے ہی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and integrity of this document

مشرقی پنجاب میں زرعی زمین الاٹ کی جا چکی تھی۔ محدود تعداد میں مکانات تعمیر کیے گئے جنہیں "باکس قسم کے مکانات" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اسکیم کو نافذ کرنے کے لیے مقرر کردہ طریقہ کار کے مطابق، صرف وہ بے گھر افراد، جو 15 اگست 1948 سے پہلے رجسٹرڈ تھے، اور منافع بخش ملازمت میں تھے، مکان کی الاٹمنٹ کے اہل تھے۔ ایک بے گھر شخص جو مکان کی الاٹمنٹ کے لیے درخواست دینا چاہتا ہے اسے مغربی پٹیل نگر میں مکان خریدنے کے لیے مقررہ فارم میں درخواست جمع کرانی پڑتی تھی۔ اگر درخواست گزار بادی النظر میں اہل تھا، تو اسے مکان کی فروختی قیمت خزانے میں جمع کرنے کی ہدایت دی جا سکتی ہے، اس کی اہلیت کی بعد میں تصدیق کی جائے گی۔ فروختی کی قیمت جمع کرنے کی اجازت کا مطلب یہ نہیں تھا کہ اس کی اہلیت قبول کر لی گئی تھی۔ فروختی قیمت کی ادائیگی کے بعد درخواست گزار کو اپنی اہلیت کا ثبوت پیش کرنے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ ان تمام درخواست دہندگان کی فہرست پہلے سے تیار کی جائے گی جنہوں نے فروختی قیمت جمع کرائی تھی اور جن کی اہلیت کی تصدیق ہو چکی تھی۔ اگر درخواست دہندگان کی تعداد مکانات کی دستیاب تعداد سے زیادہ تھی، تو جن کے خزانے کے چالان میں بعد کی تاریخ تھی، انہیں خارج کر دیا جائے گا اور ان کی رقم واپس کر دی جائے گی۔ جن درخواست دہندگان کے نام حتمی فہرست میں شامل تھے انہیں ایک مخصوص تاریخ تک زمینی کرایہ ادا کرنا ہوگا۔ درخواست گزار کو قرعہ اندازی سے ایک مخصوص مکان الاٹ کیا جائے گا۔ جگن ناتھ نے 31 دسمبر 1947 کو پناہ گزین کے طور پر اپنا اندراج کرایا تھا۔ اس نے مقررہ فارم میں اپنی درخواست دی تھی۔ اس نے 5600 روپے کی رقم جمع کروائی تھی جیسا کہ اس کی بادی النظر کی اہلیت کے بعد فروخت کی قیمت قبول کر لی گئی تھی۔ اس نے اس پلاٹ کا زمینی کرایہ بھی جمع کر دیا تھا جس پر مکان بنایا گیا تھا، پہلے بتایا گیا تھا کہ اسے مغربی پٹیل نگر میں دو کمروں والا بند برآمدہ "طرز چورس" کا مکان الاٹ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ انہیں بتایا گیا کہ ایک مخصوص مکان کی الاٹمنٹ کا فیصلہ 15 فروری 1952 کو سہ پہر 3 بجے موقع پر قرعہ اندازی سے کیا جائے گا۔ قرعہ اندازی کے نتیجے میں مکان نمبر 35، جو اس اپیل میں متنازعہ جائیداد تھی، اس کے قبضے میں آ گیا۔

جگن ناتھ کے مطابق، 10 مئی 1952 کو رہائش افسر نے اس کے غیر موجودگی میں اس کے خاندان کے افراد کو اس کے تمام سامان سمیت ایک ٹرک میں تنازعہ کے مکان سے نکال دیا اور یوں وہ اور ان کے اہل خانہ نے تنازعہ کے مکان کو قبضے میں لیا۔ تاہم، جگن ناتھ کو 11 ستمبر 1952 کے بے دخلی کے وارنٹ کی بنیاد پر 27 ستمبر 1952 کو تنازعہ کے مکان سے بے دخل کر دیا گیا تھا، جس کا مقصد 1952 کے آرڈیننس III کی دفعہ 25 کے تحت جاری کیا جانا تھا۔ ان کی بے دخلی کے بعد، متنازعہ مکان کا قبضہ اپیل گزار کو 3 اکتوبر 1952 کو دے دیا گیا۔ اپیل کنندہ، جو ایک بے گھر شخص بھی ہے، نے 27 فروری 1952 کو مغربی پٹیل نگر میں مکان کی الاٹمنٹ کے لیے درخواست دی تھی۔ اس نے فروختی کی قیمت کے طور پر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and
integrity of this document

5600 روپے جمع کروائے تھے اور بظاہر اسے مکان تفویض کرنے کے لیے تمام ضروری شرائط کی تعمیل کی تھی اور 31 جولائی 1952 کو متنازعہ مکان اس کو تفویض کیا گیا تھا۔ 3 اکتوبر 1952 سے متنازعہ مکان اپیل کنندہ کے قبضے میں ہے۔

اپیل کنندہ کی بنیادی دلیل یہ رہی ہے کہ، مقدمے کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے، عدالت عالیہ نے وہ حکم دینے میں غلطی کی جو اس نے کیا تھا جو ممکنہ طور پر روبکار رٹ کی نوعیت کی تھی۔ فریقین کے درمیان حقائق کے سوالات پر ایک سنگین تنازعہ تھا اور یہ بھی کہ کیا جگن ناتھ نے متنازعہ جائیداد کا کوئی قانونی حق حاصل کیا تھا۔ رٹ کے ذریعے کارروائی ایسے معاملے میں مناسب نہیں تھی جہاں عدالت کی ڈگری جگن ناتھ کے حق کا اعلان کرنے اور قبضے کی بحالی کا حکم دینے کے مترادف ہو۔ جگن ناتھ کے سامنے ایک مناسب چارہ یہ تھا کہ وہ سول عدالت میں عام طریقے سے اپنے حق کا اعلان کر دیں۔ روبکار رٹ کے ذریعے راحت حاصل کرنے کا متبادل مقامی چارہ یا روبکار کی نوعیت کا حکم صرف اس صورت میں حاصل کیا جا سکتا ہے جب حقائق تنازعہ میں نہ ہوں اور جگن ناتھ کی متنازعہ جائیداد کا حق واضح تھا۔ اپیل کنندہ کی جانب سے مزید دعوی کیا گیا کہ اپیل کنندہ ایک نجی فرد کے خلاف رابکار کی رٹ یا روبکار کی نوعیت کا حکم نہیں دیا جا سکتا۔ وہ قانونی گرفت میں آ گیا تھا اور اس کے اور بھارتیہ یونین کے درمیان ملی بھگت کا کوئی ثبوت نہیں تھا اور عدالت عالیہ کی طرف سے کوئی نتیجہ نہیں نکلا تھا کہ اپیل کنندہ نے بھارتیہ یونین کے ساتھ ملی بھگت سے کام لیا تھا جس کے نتیجے میں جگن ناتھ کو متنازعہ جائیداد سے بے دخل کر دیا گیا تھا اور وہی اسے تفویض کر دیا گیا تھا۔

جگن ناتھ کی جانب سے اس پر زور دیا گیا کہ جب وہ متنازعہ جائیداد کے قبضے کے لیے اندر داخل ہوا تو وہ اس کی طرف سے بطور خلاف ورزی نہیں تھی۔ اسے رہائش افسر نے جائیداد میں شامل کیا تھا۔ اسے غیر قانونی طور پر بے دخل نہیں کیا جا سکتا تھا۔ پبلک پری میسز (ایویکشن) ایکٹ، 1950 (ایکٹ نمبر XXVII سال 1950) کی دفعہ 3 کے تحت اس سے ایک نوٹس جاری کرنے کی ضرورت تھی جس میں اسے نوٹس پیش کرنے کی تاریخ سے 15 دن کے اندر احاطہ خالی کرنے کی ہدایت کرنی تھی اس سے پہلے کہ اسے بے دخل کیا جا سکے۔ ایسا نہیں کیا گیا اور اسے مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 3 کی لازمی توضیعات تعمیل کیے بغیر بے دخل کر دیا گیا تھا۔ اس کی بے دخلی حکومت کی طرف سے بغیر کسی قانونی جواز کے ایک بڑی حرکت تھی۔ بھارتیہ یونین جس نے اسے غیر قانونی طور پر بے دخل کیا تھا اسے حکم دیا جانا چاہیے کہ وہ متنازعہ جائیداد کا قبضہ اس کو بحال کرے اور چونکہ بے دخلی اپیل گزار کے کہنے پر ہوئی تھی، اس لیے اسے جگن ناتھ کو مذکورہ جائیداد کا قبضہ بحال کرنے کی بھی ہدایت دی جانی چاہیے۔ خوشال سنگھ بنام شری رامیشور دیال، ڈپٹی کمشنر، دہلی (1)، حیدرآباد میں جی کستا ریڈی بنام کمشنر آف سٹی پولیس، حیدرآباد (2) اور پیپسو میں مہندر سنگھ بنام ریاست پیپسو (3) میں پنجاب کی ہائی عدالت عالیان کے کچھ فیصلوں پر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and
integrity of this document

انحصار کرنے کے ساتھ ساتھ وزیر چند بنام ریاست ہماچل پردیش (4) کے معاملے میں عدالت کے فیصلے میں کچھ مشاہدات اس تجویز کی حمایت میں رکھے گئے تھے کہ، جائیدار جگن ناتھ کے قبضے میں تھی اور اسے غیر قانونی طور پر بے دخل کر دیا گیا تھا، اس لیے وہ جائیداد حاصل کرنے کا حقدار تھا، جسے اسکو غیر قانونی طور پر بے دخل کیا گیا تھا، اسے بحال کر دیا گیا۔

ہم اپیل کنندہ اور جگن ناتھ کی طرف سے قائم کردہ تنازعہ میں جائیداد پر ملکیت کے حریف دعووں کی خوبیوں کی تحقیقات کرنے کی تجویز نہیں کرتے ہیں۔ اگر ہم ایسا کرتے تو ہم تحقیقات کے ایک ایسے شعبے میں داخل ہوتے جو ایک مناسب طریقے سے تشکیل شدہ مقدمے میں سول کورٹ کے لیے زیادہ مناسب ہے نہ کہ کسی عدالت کے لیے جو رٹ جاری کرنے کا اختیار استعمال کرتی ہے۔ حقائق اور قانون کے ایسے سوالات ہیں جو تنازعہ میں ہیں جن کے تعین کی ضرورت ہوتی ہے اس سے پہلے کہ اس اپیل کے فریقین کے متعلقہ دعووں کا فیصلہ کیا جا سکے۔ اس سے پہلے کہ متنازعہ جائیداد جگن ناتھ کو بحال کی جاسکے، یہ اعلان کرنا ضروری ہوگا کہ اس کا اُس جائیداد پر حق تھا اور اُسکو اس پر قبضہ حاصل کرنے کا حقدار تھا۔ یہ درحقیقت اس کے حق میں فرمان منظور کرنے کے مترادف ہوگا۔ بعد میں جن حالات کا ذکر کیا جائے، یہ سنجیدہ غور طلب معاملہ ہے کہ آیا آئین کے دفعہ 226 کے تحت کارروائی میں ایسا اعلان کیا جانا چاہیے اور جگن ناتھ کو جائیداد کی بحالی کا حکم دیا جانا چاہیے۔

جگن ناتھ نے متنازعہ جائیداد کے حوالے سے ایک خاص مرحلے تک بھارتیہ یونین کے ساتھ لین دین کیا تھا، لیکن انہیں الاٹمنٹ کا کوئی خط جاری نہیں کیا گیا تھا۔ درحقیقت، جب کچھ حقائق معلوم ہوئے تو انہیں مطلع کر دیا گیا تھا کہ زیر بحث جائیداد انہیں تفویض نہیں کی جاسکتی کیونکہ وہ ایک بے گھر شخص تھا جسے مشرقی پنجاب میں زمین تفویض کی گئی تھی۔ جگن ناتھ اور بھارتیہ یونین کے درمیان یہ فیصلہ کرنا ضروری ہوگا کہ سابق نے جائیداد میں اس مرحلے تک کون سے حقوق حاصل کیے تھے جب مؤخر الذکر نے جگن ناتھ کو مطلع کیا کہ جائیداد انہیں تفویض نہیں کی جائے گی۔ فیصلے کے لیے ایک اور سوال یہ ہوگا کہ کیا جگن ناتھ کو جائیداد پر قبضہ کرنے کی اجازت دی گئی تھی کیونکہ یہ اُسے تفویض کیا گیا تھا یا کسی غلط فہمی کے تحت کیونکہ بھارتیہ یونین کو ان کی درخواست کے مواد سے گمراہ کیا گیا تھا۔ بھارتیہ یونین کا معاملہ یہ ہے کہ اسکیم کے تحت جگن ناتھ کو مغربی پٹیل نگر میں مکان تفویض کرنے لیئے اہل نہیں تھا، کیونکہ بعد میں پتہ چلا کہ انہیں ان کی درخواست سے پہلے ضلع حصار میں زرعی زمین الاٹ کی گئی تھی۔ اس بات سے مطمئن ہو کر کہ جگن ناتھ الاٹمنٹ کے اہل نہیں تھا، بھارتیہ یونین نے انہیں ویسٹ پٹیل نگر میں رہائشی ماکان نمبر 35 کو الاٹ کرنے سے انکار کر دیا اور اس مکان کی لاٹمنٹ اپیل کنندہ کو کی گئی جو ہر طرح سے اہل پایا گیا۔ جگن ناتھ کی بے دخلی کے بعد اپیل کنندہ کو اس کے مطابق جائیداد کا قبضہ دے دیا گیا۔ اپیل کنندہ نے یو بھارتیہ یونین کی طرف سے عائد کردہ تمام شرائط کی تعمیل کی تھی اور چونکہ اسے الاٹمنٹ کا خط جاری کیا گیا تھا اور اس نے بھارتیہ یونین کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and integrity of this document

اختیار کے تحت متنازعہ جائیداد پر قبضہ کرلیا۔ کیا اپیل کنندہ نے اس طرح جگن ناتھ کے خلاف جائیداد رکھنے کا قانونی حق حاصل کرلیا؟ ہماری رائے میں، ان تمام سوالات کا آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت کارروائی کے بجائے سول عدالت میں مناسب طریقے سے تشکیل شدہ مقدمے میں کیا جانا چاہیے۔

جگن ناتھ کی بے دخلی عوامی احاطے (بے دخلی) ایکٹ کی دفعہ 3 کی واضح توضیعات کی خلاف ورزی تھی۔ اس لیے اس کی بے دخلی غیر قانونی تھی۔ وہ قانون کے مطابق بے دخل ہونے کا حقدار تھا اور جگن ناتھ کو جائیداد کا قبضہ بحال کرنے کے لیے یو بھارتیہ یونین کو تاکیدی رٹ جاری کی جاسکتی تھی یا روبکاری کی نوعیت کا حکم دیا جاسکتا تھا جس سے اسے بے دخل کیا گیا تھا۔ جائیداد اب بھی بھارتیہ یونین کے قبضے میں تھی۔ تاہم، متنازعہ جائیداد اپیل کنندہ کے قبضے میں ہے۔ عدالت عالیہ کے پاس نہ کوئی ثبوت اور نہ کوئی انکشاف ہے کہ اپیل کنندہ کو بھارتیہ یونین کے ساتھ ملی بھگت تھی یا اسے علم تھا کہ جگن ناتھ کی بے دخلی غیر قانونی تھی۔ عام طور پر، تاکیدی رٹ کسی نجی فرد کے خلاف جاری نہیں کی جاتی ہے یا مینڈمس کی نوعیت کا حکم نہیں دیا جاتا ہے۔ اس طرح کا حکم اس شخص کے خلاف دیا جاتا ہے جو اسے حکم میں بیان کردہ کوئی خاص کام کرنے کی ہدایت دیتا ہے، جو اس کے دفتر سے متعلق ہے اور عوامی فرض کی نوعیت کا ہے (ہالسبری انگلینڈ کے قوانین جلد۔ 11، لارڈ سائمنڈز ایڈیشن صفہ۔ 84)۔ اگر یہ ثابت ہو چکا ہوتا کہ بھارتیہ یونین اور اپیل کنندہ نے گٹھ جوڑ کی تھی، اور ان کے درمیان لین دین محض بناوٹی تھا، جگن ناتھ کو ان کے حقوق سے محروم کرنے کے لیے دائر کیا گیا، اپیل کنندہ کے خلاف رٹ جاری کرنے یا حکم جاری کرنے کا دائرہ اختیار عدالت میں موجود کہا جاسکتا ہے۔ ہم اپنے سامنے والے معاملے کی طرح کسی معاملے کا احاطہ کرنے کے لیے براہ راست اختیار ڈھونڈ نہیں کر سکے ہیں، لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جہاں تک کسی عہدے کے انتخاب کا تعلق ہے، کسی عہدے کو بحال کرنے، داخل کرنے یا منتخب کرنے کا مینڈمس اس وقت تک نہیں دیا جائے گا جب تک کہ عہدہ خالی نہ ہو۔ اگر دفتر حقیقت میں بھرا ہوا ہے، تو قبضے میں موجود فریق کو بے دخل کرنے کے لیے حکم نامے یا انتخابی درخواست کے ذریعے کارروائی کی جانی چاہیے اور یہ کہ ایک مینڈمس صرف اس مفروضے پر چلے گا کہ دفتری کے عہدے پر کوئی منقعد نہیں ہے۔ آر بنام چیسٹر کارپوریشن (1) میں کہا گیا تھا کہ یہ قانون کا ایک غیر لچکدار قاعدہ ہے کہ جہاں کسی شخص کو کارپوریٹ آفس کے لیے ڈی فیکٹو منتخب کیا گیا ہے، اور قبول کرلیا ہے اور دفتر میں کام کیا ہے، انتخاب کا جواز اور دفتر کا نام صرف وارنٹو کے معلومات پر آگے بڑھ کر کیا جاسکتا ہے۔ ایک مینڈمس جھوٹ نہیں بولے گا جب تک کہ انتخاب کو محض فرضی نہیں دکھایا جاسکے، ہم یہ نہیں دیکھ سکتے کہ اس طرح کے معاملے اور کسی ایسے شخص کے معاملے کے درمیان اصولی طور پر فرق کیوں ہونا چاہیے، جس نے بظاہر کسی شخص کو اس کی جائیداد سے غیر قانونی طور پر بے دخل کردیا تھا بغیر علم کے حقیقی قبضہ کرلیا ہو۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and
integrity of this document